روزنامہ ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 23 اکتوبر 2002ء، 16 شعبان 1423 ہجری - 23 اخاء 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 242

توحید سے محبت

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری امامت کراتے ہوئے سورۃ فاتحہ کے بعد پہلے ضرور سورۃ اخلاص پڑھتا اور پھر کوئی دوسری سورۃ پڑھتا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا کہ میں اس سورۃ سے محبت کرتا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا اس کی محبت تجھے جنت میں لے جائے گی۔

(جامع ترمذی کتاب فضائل القرآن۔ سورۃ اخلاص)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

میں بنی نوع سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بڑھ کر۔ میں صرف ان باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے۔ انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور ناانصافی اور بداخلاقی سے بیزاری میرا اصول۔

میری ہمدردی کے جوش کا اصل محرک یہ ہے کہ میں نے ایک سونے کی کان نکالی ہے اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع ہوئی ہے اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہوا اور بے بہا ہیرا اس کان سے ملا ہے اور اس کی اس قدر قیمت ہے کہ اگر میں اپنے ان تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ قیمت تقسیم کروں تو سب کے سب اس شخص سے زیادہ دولت مند ہو جائیں گے جس کے پاس آج دنیا میں سب سے بڑھ کر سونا اور چاندی ہے۔ وہ ہیرا کیا ہے؟ **سچا خدا**۔ اور اس کو حاصل کرنا یہ ہے کہ اس کو پہچاننا اور سچا ایمان اس پر لانا اور سچی محبت کے ساتھ اس سے تعلق پیدا کرنا اور سچی برکات اس سے پانا۔ پس اس قدر دولت پا کر سخت ظلم ہے کہ میں بنی نوع کو اس سے محروم رکھوں اور وہ بھوکے مریں اور میں عیش کروں۔ یہ مجھ سے ہرگز نہیں ہوگا۔ میرا دل ان کے فقر و فاقہ کو دیکھ کر کباب ہو جاتا ہے۔ ان کی تاریکی اور تنگ گذرانی پر میری جان گھٹتی جاتی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آسمانی مال سے ان کے گھر بھر جائیں اور سچائی اور یقین کے جواہر ان کو اتنے ملیں کہ ان کے دامن استعداد پُر ہو جائیں۔

ظاہر ہے کہ ہر چیز اپنے نوع سے محبت کرتی ہے یہاں تک کہ چیونٹیاں بھی، اگر کوئی خودغرضی حائل نہ ہو۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف بلاتا ہے اس کا فرض ہے کہ سب سے زیادہ محبت کرے۔ سو میں نوع انسان سے سب سے زیادہ محبت کرتا ہوں۔ ہاں ان کی بدعملیوں اور ہر ایک قسم کے ظلم اور فسق اور بغاوت کا دشمن ہوں۔ کسی کی ذات کا دشمن نہیں۔ اس لئے وہ خزانہ جو مجھے ملا ہے جو بہشت کے تمام خزانوں اور نعمتوں کی کنجی ہے وہ جوش محبت سے نوع انسان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ اور یہ امر کہ وہ مال جو مجھے ملا ہے وہ حقیقت میں از قسم ہیرا اور سونا اور چاندی ہے کوئی کھوٹی چیزیں نہیں ہیں۔ بڑی آسانی سے دریافت ہو سکتا ہے اور وہ یہ کہ ان تمام دراہم اور دینار اور جواہرات پر سلطانی سکہ کا نشان ہے۔ یعنی وہ آسمانی گواہیاں میرے پاس ہیں جو کسی دوسرے کے پاس نہیں مجھے بتلایا گیا ہے کہ تمام دینوں میں دین (حق) ہی سچا ہے۔ مجھے فرمایا گیا ہے کہ تمام ہدایتوں میں سے صرف قرآنی ہدایت ہی صحت کے کامل درجہ پر اور انسانی ملاوٹوں سے پاک ہے۔ مجھے سمجھایا گیا ہے کہ تمام رسولوں میں سے کامل تعلیم دینے والا اور اعلیٰ درجہ کی پاک اور پُرحکمت تعلیم دینے والا اور انسانی کمالات کا اپنی زندگی کے ذریعہ سے اعلیٰ نمونہ دکھلانے والا صرف حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(مجموعہ اشتہارات۔ جلد سوم۔ ص 342)

میاں محمد صدیق بانی

گولڈ میڈل وانعامی سکالرشپ 2002ء

مورخہ 17۔ اکتوبر 2002ء تک اس مقابلہ کیلئے موصول ہونے والی درخواستوں کے مطابق اپنے اپنے گروپس میں مندرجہ ذیل طلبہ سرفہرست ہیں۔ ان تمام احمدی طلباء و طالبات سے درخواست ہے کہ جن کے نمبر ان سے زیادہ ہوں وہ فوری طور پر نظارت تعلیم کو مطلع کریں۔ کسی طالب علم کے ان نمبروں سے زیادہ نمبر ہونے کی صورت میں پوزیشنز تبدیل ہو جائیں گی۔ یاد رہے کہ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 31 دسمبر 2002ء مقرر ہے۔

(1) پری انجینئرنگ ذیشان جاوید ابن رشید احمد جاوید صاحب حاصل کردہ نمبر 906 لاہور بورڈ

(2) پری میڈیکل نعمتہ الوحید بنت پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب حاصل کردہ نمبر 926 فیڈرل بورڈ

(3) جنرل گروپ خمسہ ماریہ بنت الطاف احمد گوندل صاحب حاصل کردہ نمبر 908، گوجرانوالہ بورڈ

(نظارت تعلیم)

ہومیو پیتھک علمی نشست

مورخہ 25۔ اکتوبر 2002ء کو نماز جمعہ کے معاً بعد نصرت جہاں اکیڈمی ہال میں احمدیہ ہومیو پیتھک میڈیکل ریسرچ ایسوسی ایشن پاکستان (ربوہ) کے زیر اہتمام گردہ، پتہ کی پتھری اور متوازن غذا کے سلسلہ میں علمی نشست ہو گی۔ تمام ہومیو ڈاکٹرز / لیڈی ڈاکٹرز اور دیگر شائقین حضرات و خواتین سے شمولیت کی درخواست ہے۔ (صدر ایسوسی ایشن)

تعلیمی وسائنسی نمائش

نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کی سالانہ تعلیمی و سائنسی نمائش مورخہ 24۔ اکتوبر 2002ء بروز جمعرات منعقد ہو رہی ہے۔ نمائش صبح 10 بجے سے شام 5:30 بجے تک دیکھی جا سکے گی۔ احباب کرام خصوصاً طلباء کے والدین سے درخواست ہے کہ نمائش دیکھنے کیلئے تشریف لائیں۔ اور طلباء کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1945ء ③

17	جون	حضرت حافظ محمد الدین صاحب ساکن چھور مغلیاں رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔
18	جون	حضرت مولوی محمد دلپذیر صاحب بھیروی رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1905ء) آپ پنجابی کے مشہور شاعر تھے۔ سو سے اوپر کتابیں نظم میں لکھیں۔ قرآن کی مکمل منظوم تفسیر بھی لکھی۔
18	جون	تھیوسافیکل سوسائٹی کانپور میں احمدی مربیان کے لیکچر۔
22	جون	حضور نے وائسرائے ہند لارڈ ویول کی تجاویز پر تبصرہ کرتے ہوئے ہندوستانی لیڈروں کو صلح کا پیغام دیا۔ یہ خطبہ 23 جون کے الفضل میں شائع کر کے تمام لیڈروں کو پہنچا دیا گیا۔
29	جون	حضور نے جماعت کو کمیونزم کے خلاف مسلسل علمی جنگ کیلئے تیار ہونے کی تلقین فرمائی۔
	جون	بو (سیرالیون) میں وقار عمل کے ذریعہ احمدیہ بیت الذکر کی تعمیر۔
3	اگست	حضرت مولانا عبدالماجد صاحب بھاگلپوری رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1907ء) آپ حضرت سارہ بیگم حرم حضرت مصلح موعود کے والد تھے۔
9,6	اگست	امریکہ نے جاپان پر ایٹم بم گرائے۔ حضرت مصلح موعود نے 10/اگست کے خطبہ میں اس فعل کے خلاف زبردست احتجاج کیا۔
6	اگست	حضرت حکیم فضل الرحمان صاحب نے لیگوس (نائجیریا) میں اڈونمکبو اوینو میں احمدیہ مرکز کا سنگ بنیاد رکھا۔
18	اگست	حضرت صوفی محمد حسن صاحب بروکن ہل آسٹریلیا رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1903ء) آپ آسٹریلیا میں اعزازی مربی کے طور پر فرائض انجام دے رہے تھے۔
23	اگست	دوسری جنگ عظیم کے دوران انڈونیشیا میں احمدی مربیان کو جاپانی حکومت نے قید کر لیا اور سخت مظالم کا نشانہ بنائے گئے۔ مولوی محمد صادق صاحب سماٹری کو 24,23/اگست کی درمیانی رات قتل کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا تھا۔ مگر دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے نصرت کی خوشخبری دی 22/اگست کو جاپانیوں نے انڈونیشیا میں اتحادیوں کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے اور یہ ابتلاٹل گیا۔
24	اگست	حضور نے پیشگوئی فرمائی کہ آئندہ 20 سالوں میں یعنی (1965ء تک) جماعت کی پیدائش ہوگی یعنی جماعت نئے اور انقلابی دور میں داخل ہوگی۔
25 اگست تا 25 ستمبر		خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور نظارت تعلیم کے تعاون سے پہلی تعلیم القرآن کلاس منعقد ہوئی جس میں 73 افراد شریک ہوئے۔
31	اگست	حضرت سید عبدالعزیز شاہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات
	اگست	کمایٹ (برما) میں احمدیہ بیت الذکر کا قیام۔
31 اگست تا یکم ستمبر		شری گورو گوبند سبھا صدر بازار ڈلہوزی کے سالانہ جلسہ میں احمدی مربی کی تقریر
	اگست	تفسیر کبیر سورۃ نبا تا بلد شائع ہوئی
20	ستمبر	حضرت ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات
24	ستمبر	کوئٹہ میں قائداعظم محمد علی جناح سے جماعت احمدیہ کے ایک وفد نے ملاقات کی۔
	اکتوبر	شروع اکتوبر میں ضلع رائے پور کے ایک احمدی کا خط حضور کی خدمت میں موصول ہوا جس میں الیکشن کے بارہ میں رہنمائی کی درخواست کی گئی تھی۔ حضور نے انہیں مسلم لیگ کی مدد کی تلقین کی۔ ناظر امور عامہ قادیان نے یہ جوابی خط قائداعظم کو بھیج دیا جنہوں نے اسے پریس میں اشاعت کے لئے دے دیا اور مسلم لیگی اخبار ڈان میں 8/اکتوبر کو شائع ہوا۔

محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر

ہمارا دن بھر کا ٹائم ٹیبل اوقات نماز سے وابستہ ہے

عبادت کے اوقات اور ایک باپ اور خاوند کے فرائض

امریکہ کے ایک امیر شخص کو ایک روز اس کے دفتر میں ایک دعوت نامہ ملا کہ ہم ممنون ہونگے اگر آپ فلاں تاریخ کو شام کا کھانا ہمارے ساتھ تناول فرمائیں۔ ہم ہیں آپ کے مخلص آپ کے بیٹے اور بیٹیاں۔

کہا جاتا ہے کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ باپ گھر سے جب کام پر جاتا ہے تو بچے سوئے پڑے ہوتے ہیں اور جب اپنے کام اور پارٹیوں سے واپس آتا ہے تو بچے سو چکے ہوتے ہیں۔

واشنگٹن ڈی سی میں ایک شاندار عمارت کینیڈی سنٹر کے نام سے ہے اس کے ایک بڑے ہال میں ہر جمعرات کو صبح دس بجے ایک تقریب ''شہر کی گفتگو'' کے نام سے منعقد ہوتی تھی۔ جس میں دو مختلف الخیال سکالرز 15-15 منٹ تک ایک موضوع پر اپنے نکتہ نظر کا اظہار کرتے تھے اور پھر حاضرین کو سوالات کے ذریعہ اپنے موقف کے بیان کا موقعہ ملتا تھا۔ اس تقریب میں شہر کے دانش مند اور شرفاء بکثرت شامل ہوتے۔

ایک جمعرات کو موضوع تھا کہ ہماری نئی نسل کی تربیت ابتر حال میں ہے اس کی کچھ فکر کرو ورنہ صورت حال مزید بگڑتی چلی جائے گی۔ اس پر حاضرین کی طرف سے متعدد نقطہ ہائے نظر بیان کئے گئے مگر صاف معلوم ہوتا تھا کہ کوئی تسلی بخش بات نہیں ہو سکی۔ جب خاکسار کی طرف سے یہ نقطہ نظر پیش کیا گیا کہ باپ دفتر میں ہے ماں واشنگٹن کی گلیوں میں ایک بہت بڑی بس چلا رہی ہے بچوں کا کوئی پرسان حال نہیں تو تربیت تو لازماً خراب ہوگی۔ اس پر معلوم ہوتا تھا کہ سارے ہال کا اتفاق ہے مگر ساتھ ہی یہ بھی کہ ایسے معاشی نظام میں پھنس چکے ہیں کہ اس کے بغیر چارہ بھی نہیں۔

ہمیں جو کلام الٰہی اور سنت میں تعلیم دی گئی ہے وہ یہ ہے کہ تمہارے دن بھر کا ٹائم ٹیبل عبادت کے اوقات کے ساتھ وابستہ ہونا چاہئے۔ نصف رات کے بعد انفرادی تہجد کے لئے اٹھو۔ مگر صبح کی نماز سے پہلے کچھ دیر ہلکی نیند کے ساتھ آرام کر لو تا کہ دن بھر کے کاموں کے لئے تازگی پیدا ہو جائے۔ صبح کی نماز تمہاری پہلی اجتماعی سرگرمی ہے اس میں خود بھی شامل ہو اور اپنی اولاد کو بھی شامل کرو۔ اس کے بعد تلاوت کے ذریعہ دن بھر کی سرگرمیوں کے لئے رہنمائی حاصل کرو۔ ناشتہ اور معمولات کے بعد اپنے دنیوی کاموں پر کمربستہ ہو جاؤ دوپہر تک پوری محنت اور دیانتداری سے اپنے فرائض سرانجام دو۔ ظہر کی نماز کے لئے گھر آ کے اپنے بچوں کو نماز میں شامل کرو کچھ کھانا اور کچھ مختصر آرام کرو اور بچوں کے ساتھ رہو۔ عصر کی نماز میں خود بھی شامل ہو اور بچوں کو بھی شامل کرو۔ اس مختصر وقفہ کے بعد عصر سے مغرب تک پھر فعال زندگی اور کام کا وقت ہے اس میں اپنے فرائض انجام دو۔ مغرب تک فعال اور مصروف زندگی (طلبہ کی کھیلیں بھی اس فعال زندگی کا حصہ ہیں) کے بعد مغرب میں بچوں کے ساتھ شامل ہو۔ کھانا کھاؤ بچوں کے ساتھ خوش طبعی کی مجلس لگاؤ۔ عشاء کی نماز خود بھی پڑھو اور بچوں کو بھی اس کی تلقین کرو اس کے بعد مصروفیت اور کام کا وقت پھر شروع ہوتا ہے جیسا کہ امام بخاری نے اس پر دو باب باندھے ہیں۔

باقی صفحہ 8 پر

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

رفقاء حضرت مسیح موعود کے ایمان افروز واقعات

مکرم شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ

حضرت مسیح موعود سے عشق ومحبت

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب بیان کرتے ہیں:۔

حضرت مسیح موعود کے زمانہ کے جس قدر آدمی ہیں سب کو حضور سے اپنے اپنے طریق کے مطابق محبت تھی ، مگر جس قدر ادب ومحبت حضور سے حضرت خلیفہ اول کو تھی اس کی نظیر تلاش کرنی مشکل ہے۔ چنانچہ ایک دن میں حضرت مولوی صاحب کے پاس بیٹھا تھا وہاں ذکر ہوا کہ حضرت مسیح موعود نے کسی دوست کو اپنی لڑکی کا رشتہ کسی احمدی سے کرنے کو ارشاد فرمایا۔ مگر یہ کہ وہ دوست راضی نہ ہوا اتفاقاً اسی وقت مرحومہ امتہ الحی بھی جو اس وقت بہت چھوٹی تھیں کھیلتی ہوئی سامنے آ گئیں۔ حضرت مولوی صاحب اس دوست کا ذکر سن کر فرمانے لگے کہ مجھے تو اگر مرزا کہے (حضرت مسیح موعود کو آپ پیار سے مرزا کہا کرتے تھے) کہ اپنی لڑکی کو نہالی (نہالی ایک مہترانی تھی جو حضرت صاحب کے گھر میں کام کرتی تھی) کے لڑکے کو دے دو۔ تو میں بغیر کسی انقباض کے فوراً دے دوں گا۔ یہ کلمہ سخت عشق ومحبت کا تھا۔ مگر نتیجہ دیکھ لو کہ بالآخر وہی لڑکی حضور کی بہو بنی اور اس شخص کی زوجیت میں آئی۔ جو خود حضرت مسیح موعود کا حسن واحسان میں نظیر ہے“۔

(سیرت المھدی حصہ سوم 614)

حضرت ماسٹر اللہ دتہ صاحب فرماتے ہیں کہ:۔

1901ء یا 1900ء کا واقعہ ہے کہ میں دارالامان میں موجود تھا۔ ان دنوں میں ایک نواب صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی خدمت میں علاج کے لئے آئے ہوئے تھے جن کے لئے ایک الگ مکان تھا۔ ایک دن نواب صاحب کے اہل کار حضرت مولوی صاحب کے پاس آئے جن میں سے ایک مسلمان اور ایک سکھ تھا اور عرض کی کہ نواب صاحب کے علاقہ میں لاٹ صاحب آنے والے ہیں۔ آپ ان لوگوں کے تعلقات کو جانتے ہیں۔ اس لئے نواب صاحب کا منشاء ہے کہ آپ ان کے ہمراہ وہاں تشریف لے جائیں۔ حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ میں اپنی جان کا مالک نہیں۔ میرا ایک آقا ہے اگر وہ مجھے بھیج دے تو مجھے کیا انکار ہے۔ پھر ظہر کے وقت وہ اہلکار بیت مبارک میں بیٹھ گئے۔ حضرت مسیح موعود تشریف لائے تو انہوں عرض کیا حضور نے فرمایا اس میں شک نہیں کہ اگر ہم مولوی صاحب کو آگ میں کودنے یا پانی میں چھلانگ لگانے کے لئے کہیں تو وہ انکار نہ کریں گے۔ لیکن مولوی صاحب کے وجود سے یہاں ہزاروں لوگوں کو ہر وقت فیض پہنچتا ہے قرآن مجید اور احادیث کا درس دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ سینکڑوں بیماروں کا ہر روز علاج کرتے ہیں۔ ایک دنیاداری کے کام کے لئے ہم اتنا فیض بند نہیں کر سکتے۔

اس دن جب عصر کے بعد حضرت مولوی صاحب درس قرآن مجید دینے لگے۔ تو خوشی کی وجہ سے منہ سے الفاظ نہ نکلتے تھے۔ فرمایا مجھے آج اس قدر خوشی ہے کہ بولنا محال ہے۔ وہ یہ کہ میں ہر وقت اسی کوشش میں رہتا ہوں کہ میرا آقا مجھ سے خوش ہو جائے۔ آج میرے لئے کس قدر خوشی کا مقام ہے کہ میرے آقا نے میری نسبت ایسا خیال ظاہر کیا ہے کہ اگر ہم نورالدین کو آگ میں جلائیں یا پانی میں ڈبو دیں۔ تو پھر بھی وہ انکار نہیں کریگا۔

(سیرت المھدی حصہ سوم 160)

یہی وہ اطاعت اور فدائیت تھی کہ جس کی وجہ سے حضرت اقدس نے متعدد مقامات پر آپ کی تعریف فرمائی۔ اور دریا کو کوزے میں بند کرتے ہوئے ایک مقام پر تو فرمایا کہ

چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت نوردیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پر از نور یقیں بودے

اور اس اطاعت کی برکت تھی کہ آپ حضرت اقدس کے خلیفہ اول قرار پائے۔

شریعت کی اطاعت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بیان فرماتے ہیں:۔

”حضرت مسیح موعود جب فوت ہوئے تو ایک تحصیلدار صاحب قادیان آئے۔ اس زمانہ میں عورت کا جائیداد میں کوئی حصہ نہ ہوتا تھا۔ تحصیلدار صاحب نے مجھے بلایا اور کہا مرزا صاحب کی جائیدار اب آپ لوگوں کے نام چڑھانی ہے۔ آپ کون کون وارث ہیں جن میں جائیداد تقسیم ہوگی میں نے حضرت والدہ صاحبہ اپنی بہنوں اور بھائیوں کے نام لکھوائے اور کہا آپ کی جائیداد ان سب میں تقسیم ہوگی۔ تحصیلدار کہنے لگا یہ ہرگز نہیں ہوسکتا قانون یہ کہتا ہے کہ باپ کی جائیداد صرف بیٹوں میں تقسیم ہونی چاہئے اس پر میں یہ کہہ کر وہاں سے چلا آیا کہ اگر قانون یہ کہتا ہے۔ تو ایسی جائیداد ہم نہیں لیتے۔ تحصیلدار میرے ایسا کہنے سے مرعوب ہو گیا۔ اور اس نے ان سب میں جائیداد تقسیم کر دی۔ جن کے نام میں نے لکھوائے تھے۔ اسی دن سے ہماری جائیدادوں کے لئے یہ قانون بن گیا۔ اور اس کے بعد کسی نے اس بات کو نہ چھیڑا۔ پس جو مومن ہو اور شریعت پر عمل کرنا چاہتا ہو وہ ایسے حالات سے فائدہ اٹھا سکتا ہے“۔

(الفضل 2 نومبر 1961ء)

وہ لوگ جو عورتوں کو والدین کے ترکہ میں سے حصہ نہیں دیتے اور رواج کا بہانہ بناتے ہیں وہ اس واقعہ سے بہت بڑا سبق حاصل کر سکتے ہیں۔

تاریخی عہد

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے پاکستان کے قیام کے بعد لاہور میں 19 ستمبر 1947ء کے خطبہ جمعہ میں قادیان کے فسادات کا ذکر کرتے ہوئے اپنے ایک گزشتہ اور تازہ عزم کا ان الفاظ میں ذکر فرمایا کہ:۔

”جب کہ حضرت مسیح موعود لاہور میں فوت ہوئے اس وقت میری شادی تو ہو چکی تھی لیکن بچہ کوئی نہیں تھا۔ ایک بچہ ہوا تھا جو چھوٹی عمر میں فوت ہوگیا تھا۔ اس وقت میں نے حضرت مسیح موعود کے سرہانے کھڑے ہو کر یہ عزم کیا تھا۔ اور خدا تعالیٰ کے سامنے قسم کھائی تھی کہ اگر جماعت اس ابتلاء کی وجہ سے فتنہ میں پڑ جائے اور ساری جماعت مرتد ہو جائے تب بھی میں اس صداقت کو نہیں چھوڑوں گا۔ جو حضرت مسیح موعود لائے اور اس وقت تک (دعوت الی اللہ) کو جاری رکھوں گا جب تک کہ صداقت دنیا میں قائم نہیں ہو جاتی۔ شاید اللہ تعالیٰ مجھ سے اب ایک اور عہد لینا چاہتا ہے۔ وہ وقت میری جوانی کا تھا اور یہ وقت میرے بڑھاپے کا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے کام کرنے کے لئے جوانی اور بڑھاپے میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ جس عمر میں بھی انسان اللہ تعالیٰ کے کام کے لئے کھڑا ہو جائے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کو برکت مل جائے اسی عمر میں وہ کامیابی اور کامرانی حاصل کر سکتا ہے۔ لاہور ہی تھا جس میں میں نے وہ عہد کیا تھا۔ اور یہاں پاس ہی کیلیاں والی سڑک پر وہ جگہ ہے شاید یہاں سے ایک لکیر کھینچی جائے تو وہ جگہ اسی کے محاذ میں واقع ہوگی۔ بہر حال اسی لاہور میں اور ویسے ہی نازک حالات ہیں میں اللہ تعالیٰ سے توفیق چاہتے ہوئے یہ اقرار کرتا ہوں کہ جماعت کو کوئی بھی دھکا لگے میں اس کے فضل اور اس کے احسان سے کسی اپنے صدمہ یا اپنے دکھ کو اس کام میں حائل نہیں ہونے دوں گا۔ بفضلہ تعالیٰ وبتوفیقہ وبنصرہ جو کام خدا تعالیٰ نے (۔) احمدیت کے قائم کرنے کا میرے سپرد کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اس عہد کے پورا کرنے کی توفیق دے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے میری تائید فرمائے باوجود اس کے کہ میں اب عمر کے لحاظ سے ساٹھ سال کے قریب ہوں اور ابتلاؤں اور مشکلات نے میری ہڈیوں کو کھوکھلا کر دیا ہے پھر بھی میرے حی وقیوم خدا سے بعید نہیں امید کرتا ہوں کہ وہ اپنے فضل وکرم سے میرے مرنے سے پہلے مجھے (دین حق) کی فتح کا دن دکھا دے“۔ آمین۔ (الفضل 21 ستمبر 1947ء)

کابل کا شہزادہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

”1902ء کے آخر میں افغانستان کے علاقہ خوست کے ایک معزز رئیس مولوی عبداللطیف صاحب حضرت مسیح موعود کا نام سن کر قادیان میں آئے اور آپ کی بیعت سے مشرف ہو گئے۔ یہ صاحب افغانستان کے بڑے علماء میں سے تھے اور دربار کابل میں ان کی اتنی عزت تھی کہ امیر حبیب اللہ کی تاجپوشی کی رسم انہوں نے ہی ادا کی تھی۔ اور ان کے شاگردوں اور معتقدوں کا حلقہ بہت وسیع تھا۔ انہوں نے کئی ماہ تک قادیان میں قیام کیا اور حضرت مسیح موعود کے ساتھ عشق کی سی کیفیت پیدا ہو گئی۔ جب وہ کئی ماہ کے قیام کے بعد اپنے وطن واپس جانے لگے تو حضرت مسیح موعود کے پاؤں پر گر کر زار زار روئے اور کہنے لگے۔ مجھے نظر آ رہا ہے کہ مجھے اس دنیا میں اس مبارک چہرہ کی زیارت پھر نصیب نہیں ہوگی۔ جب وہ کابل میں پہنچے تو امیر حبیب اللہ خان کے دربار میں ایک شور برپا ہو گیا کہ یہ شخص کافر اور مرتد ہو کر آیا ہے اور جہاد کا منکر ہے اور اگر توبہ نہ کرے تو اس سزا کا مستحق ہے کہ اسے قتل کرایا جائے۔ مولوی عبداللطیف صاحب نے انہیں سمجھایا کہ میں (دین) کا خادم اور فدائی ہوں اور (دین) کے متعلق پہلے سے بہت زیادہ محبت اور اخلاص رکھتا ہوں۔ ہاں میں نے حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کو سچا جان کر آپ کو قبول کیا ہے اور یہ ایک حق ہے جسے میں چھوڑ نہیں سکتا (۔) غرض علماء کے ساتھ مولوی صاحب کی بہت بحث ہوئی مگر کابل کے علماء اپنی ضد پر قائم رہے۔ اور بالآخر انہوں نے متفقہ طور پر مولوی صاحب کو مرتد قرار دے کر ان کے قتل کا فتویٰ دیا۔ اس وقت امیر حبیب اللہ خان نے مولوی صاحب کو سمجھایا کہ اس وقت ضد اچھی نہیں اور مخالفت کا بہت زور ہے بہتر ہے کہ آپ اپنے عقائد سے توبہ کا اعلان کر دیں۔ مولوی صاحب نے کہا کہ میں نے جس بات کو خدا کی طرف سے حق سمجھ کر یقین

کیا ہے اسے نہیں چھوڑوں گا اور میں اپنی جان بچانے کے لئے اپنے ایمان کو ضائع نہیں کر سکتا۔ اس پر علماء کے دباؤ کے نیچے آ کر امیر نے مولوی صاحب کے قتل کا حکم دیدیا اور قتل کے طریق کے متعلق یہ فیصلہ کیا گیا کہ زمین میں ایک گڑھا کھود کر مولوی صاحب کو اس گڑھے میں کمر تک دفن کر دیا جائے اور پھر ان پر پتھروں کی بارش برسا کر انہیں ہلاک کر دیا جائے۔ چنانچہ شہر سے باہر کھلے میدان میں یہ انتظام کیا گیا اور کابل کے سب علماء اور رؤسا اور خود امیر اور دوسرے لوگ اس جگہ جمع ہوئے۔ مولوی صاحب کو کمر تک زمین میں دفن (گاڑ) کر دیا گیا۔ اور صرف اوپر کا دھڑ باہر رہا۔ تو امیر کابل پھر آگے بڑھ کر مولوی صاحب کے پاس گیا۔ اور کہا کہ ابھی بھی وقت ہے۔ اگر آپ توبہ کر لیں تو علماء کا جوش دب جائے گا مگر مولوی صاحب نے سختی سے انکار کیا اور کہا کہ میں کسی قیمت پر بھی اپنے ایمان کو ضائع نہیں کروں گا۔ اب میری اس قدر درخواست ہے کہ تم جلدی کرو۔ تا کہ جو پردہ مجھے جنت سے جدا کر رہا ہے وہ اٹھ جائے۔ اس پر امیر نے پتھراؤ کا حکم دیا جس پر اس زور سے پتھر برسے کہ دیکھتے دیکھتے ہی پتھروں کا ایک پہاڑ کھڑا ہو گیا اور اس عاشق کی روح اپنے ابدی ٹھکانے میں پہنچ گئی''۔

(سلسلہ احمدیہ)

شیخ عبداللطیف صاحب بٹالوی نے بروایت محترم فقیر محمد خان صاحب بیان کیا کہ:۔

جب حضرت صاحبزادہ صاحب کو کمر تک زمین میں گاڑ دیا گیا اور پہلا پتھر بڑے زور سے لگا۔ تو آپ اس خیال سے کہ اب تھوڑی دیر میں پتھروں میں دب کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملوں گا خاموش ہو گئے۔ اس پر امیر حبیب اللہ خان نے اعلان کیا کہ صاحبزادہ صاحب نے توبہ کر لی ہے۔ پتھر مارنے بند کر دو۔

''حضرت صاحبزادہ صاحب نے بڑے زور سے فارسی زبان میں کہا کہ یہ جھوٹ بولتا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے ایمان پر قائم ہوں۔ پھر کہا اے پتھرو! تم گواہ رہنا کہ میں حضرت احمد قادیانی کو مسیح و مہدی مانتا ہوں۔ اے ریت کے ذرو! تم بھی گواہ رہنا کہ میں حضرت احمد قادیانی پر ایمان رکھتا ہوں۔ اے زمین! اے آسمان! اور اے ہواؤ! تم بھی گواہ رہنا کہ میں نے حضرت احمد قادیانی کا ایک منٹ کے لئے بھی انکار نہیں کیا۔ غرضیکہ بڑے جوش کے ساتھ آپ حضرت مسیح موعود کے ساتھ اپنے اخلاص و محبت اور ایمان کا اظہار کرتے رہے''۔

حضرت مسیح موعود نے آپ کے اس اخلاص اور محبت اور ایمان کا نقشہ مندرجہ ذیل اشعار میں لکھا ہے۔ ترجمہ یہ ہے کہ:۔

''کوچہ یار تک لاکھوں کوسوں کا فاصلہ ہے۔ کانٹوں کے جنگل ہیں اور ان میں لاکھوں بلائیں موجود ہیں۔ اس شیخ عجم کی یہ شوخی دیکھ کہ اس نے اس بیابان کو ایک ہی قدم میں طے کر لیا۔

خدا کا بندہ ایسا ہی ہونا چاہئے جو دلبر کی خاطر اپنا سر دے چکا ہو۔

وہ اپنے محبوب خدا کی خاطر اپنے نفس پر موت وارد کر چکا تھا۔ اور اس نے (رضاء الٰہی کا) تریاق حاصل کرنے کے لئے (اپنے نفس کی ذات کو ختم کر کے قربانی کا) زہر کھا لیا تھا۔

اس قسم کی موت کے نیچے سینکڑوں زندگیاں پوشیدہ ہیں۔ لہٰذا اگر تم بھی خاص الخاص زندگی کے خواہاں ہو۔ تو آؤ تم بھی موت کا پیالہ چکھ کر زندہ جاوید ہو جاؤ''۔

پاک سرشت

''جب صاحبزادہ صاحب دو تین ماہ قادیان رہ کر حضرت اقدس سے رخصت ہو کر اپنے وطن جانے کے ارادہ سے لاہور پہنچے تو حضرت میاں عبدالعزیز صاحب مغل فرمایا کرتے تھے کہ عرصہ قیام لاہور میں ایک شخص کے ولیمہ کی دعوت تھی جس میں آپ بھی مدعو تھے میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ جس وقت آپ کے سامنے پر تکلف کھانے رکھے گئے۔ تو آپ پر کشفی حالت طاری ہو گئی اور آپ کو وہ کھانے پاخانے کی شکل میں نظر آئے۔ آپ وہاں سے فوراً اٹھے اور بڑی تیزی کے ساتھ وہاں سے چل پڑے۔ حضرت مغل صاحب مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ مجھے خوب یاد ہے آپ کا جبہ ہوا میں اڑ رہا تھا۔ آپ نے مجھے چار آنے کے پیسے دیئے اور فرمایا کہ ان کے نان اور کباب خرید لو۔ میں نے تعمیل ارشاد کیا۔ اور پھر ہم نے گنٹی والی مسجد میں جا کر وہ نان اور کباب کھائے۔ بعد میں علم ہوا کہ جس دعوت میں آپ مدعو تھے۔ اس میں کھانے سودی روپیہ سے تیار کئے گئے تھے۔ اس واقعہ سے پتہ لگتا ہے کہ آپ کیسے پاک انسان تھے۔ کہ آپ کو کھانے سے قبل پتہ لگ گیا کہ کھانا سود پر روپیہ لے کر تیار کیا گیا ہے۔

شوق خدمت

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بیان کیا کہ:۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود لدھیانہ میں تھے کہ میں حاضر خدمت ہوا۔ حضور نے فرمایا کہ اس وقت اشتہار طبع کرانے کی ضرورت ہے کیا آپ کی جماعت 60 روپے کا خرچ برداشت کرے گی۔ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ اور فوراً کپورتھلہ واپس آ کر اپنی اہلیہ کی سونے کی تلڑی فروخت کر دی۔ اور احباب میں سے کسی سے ذکر نہ کیا۔ اور 60 روپے لے کر میں اڑ گیا اور لدھیانہ جا کر یہ رقم حضور کے سامنے پیش کر دی چند روز بعد منشی اروڑا صاحب لدھیانہ آ گئے۔ میں وہیں تھا ان سے حضور نے فرمایا۔ کہ آپ کی جماعت نے بڑے اچھے موقعہ پر امداد کی ہے۔ منشی اروڑا صاحب نے عرض کیا مجھے یا جماعت کو تو پتہ بھی نہیں۔ حضور کس امداد کا ذکر فرماتے ہیں اس وقت منشی اروڑا صاحب کو اس بات کا علم ہوا کہ میں اپنی طرف سے روپیہ دینے آیا ہوں اس پر وہ مجھ سے ناراض ہوئے کہ تم نے مجھے کیوں نہ بتایا میں اس ثواب سے محروم رہا۔ حضرت صاحب سے بھی عرض کی حضور نے فرمایا منشی صاحب خدمت کرنے کے بہت سے موقعے آئیں گے۔ آپ گھبرائیں نہیں۔ مگر اس بناء پر منشی صاحب چھ ماہ تک مجھ سے ناراض رہے۔

(سیرت المہدی حصہ سوم ص 376)

اوپر نیچے پانی

حضرت منشی ظفر احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ منشی اروڑا صاحب، محمد خان صاحب اور خاکسار قادیان سے رخصت ہونے لگے۔ گرمیوں کا موسم تھا اور گرمی بہت سخت تھی۔ اجازت اور مصافحہ کے بعد منشی اروڑا صاحب نے کہا حضور گرمی بہت ہے۔ ہمارے لئے دعا فرمائیں کہ پانی ہمارے اوپر اور نیچے ہو۔ حضور نے فرمایا خدا قادر ہے۔ میں نے عرض کی حضور یہ دعا انہیں کے لئے فرمانا میرے لئے نہیں کہ ان کے اوپر نیچے پانی ہو۔ قادیان سے یکہ میں سوار ہو کر ہم تینوں چلے تو خاکروبوں کے مکانات سے ذرا آگے نکلے تھے کہ یکدم بادل آ کر سخت بارش شروع ہو گئی۔ اس وقت سڑک کے گرد کھائیاں بہت گہری تھیں۔ تھوڑی دور آگے جا کر یکہ الٹ گیا منشی اروڑا صاحب بدن کے بھاری تھے وہ نالی میں گر گئے اور محمد خان صاحب اور میں کود پڑے منشی اروڑا صاحب کے اوپر نیچے پانی اور وہ ہنستے جاتے تھے''۔

(رفقاء احمد جلد چہارم ص 106)

علماء دکھا دیں

جب میں قادیان جاتا تو اس کمرے میں ٹھہرتا جو بیت مبارک سے ملحق ہے۔ اور جس میں ہو کر حضرت بیت میں تشریف لاتے تھے، ایک مولوی جو ذی علم تھا قادیان آیا، بارہ نمبردار اس کے ساتھ تھے۔ وہ مناظرہ وغیرہ نہیں بلکہ حالات کا مشاہدہ کرتا تھا۔ ایک دفعہ تنہائی میں میرے پاس اس کمرہ میں آیا اور کہا کہ مرزا صاحب کی عربی تصانیف ایسی کوئی فصیح و بلیغ عبارت نہیں لکھ سکتا۔ ضرور مرزا صاحب کچھ علماء سے مدد لے کر لکھتے ہوں گے۔ اور وہ وقت رات کا ہی ہو سکتا ہے۔ تو کیا رات کو کچھ ایسے آدمی آپ کے پاس رہتے ہیں۔ میں نے کہا مولوی محمد چراغ اور مولوی معین الدین ضرور آپ کے پاس رات کو رہتے ہیں۔ یہ رات کو ضرور امداد کرتے ہیں۔ حضرت صاحب کو میری آواز پہنچ گئی اور حضور اندر خوب ہنسے اور مجھ تک حضور کی ہنسی کی آواز آئی .... مولوی اٹھ کر چلا گیا۔ اگلے روز جب بیت میں بعد عصر حسب معمول حضور بیٹھے تو وہ مولوی بھی موجود تھا۔ حضور میری طرف دیکھ کر خود بخود ہی ہنس پڑے اور ہنستے ہوئے فرمایا کہ ان علماء کو انہیں دکھا تو دو اور پھر ہنسنے لگے۔ مولوی عبدالکریم صاحب کو رات کا واقعہ حضور نے سنایا تو وہ بھی ہنسنے لگے۔ میں نے چراغ اور معین الدین کو بلا کر مولوی صاحب کے سامنے کھڑا کر دیا۔ چراغ ایک بافندہ ان پڑھ حضرت صاحب کا نوکر تھا۔ اور معین الدین نابینا تھے۔ جو حضرت صاحب کے پیر دبایا کرتے تھے۔ وہ شخص ان دونوں کو دیکھ کر چلا گیا اور ایک بڑے تھال میں شیرینی لے کر آیا۔ اور اس نے کہا حضور مجھے بیعت فرما لیں۔ اب کوئی شک و شبہ میرے دل میں نہیں۔ اور اس کے بارہ ساتھی بھی ساتھ ہی بیعت ہو گئے حضرت صاحب نے بیعت اور دعا کے بعد ان مولوی صاحب کو فرمایا کہ یہ مٹھائی منشی صاحب کے آگے رکھ آؤ کیونکہ وہی آپ کی ہدایت کا باعث ہوئے ہیں۔ (رفقاء احمد حصہ چہارم ص 108)

وہ تو ہم سے خوش ہیں

محترم مولوی محب الرحمٰن صاحب نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ حضرت منشی ظفر احمد صاحب نے ان سے بیان کیا کہ حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب ہر وقت جماعت کی تعلیم و تربیت میں مصروف رہتے تھے۔ اور باہر سے آنے والے مہمان عموماً آپ کی صحبت سے مستفیض ہونے کے لئے آپ کے پاس جمع رہتے تھے۔ مگر ہم لوگ ہر وقت اس تاڑ میں رہتے تھے کہ کوئی موقعہ ملے تو حضرت اقدس کی صحبت سے فائدہ اٹھائیں۔ اس لئے ہم حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں کم حاضر ہوتے تھے۔ ایک موقعہ پر حضرت مولوی صاحب نے یہ خیال کر کے کہ ہم لوگ گویا سستی اور کسل کی وجہ سے آپ کے پاس زیادہ نہیں بیٹھتے ازراہ محبت و نصیحت فرمایا کہ ''ہم آپ سے خوش نہیں ہیں''۔ میں نے بے تکلفی سے عرض کی ''جن کے پاس ہم آتے ہیں وہ تو ہم سے خوش ہیں'' بس میرا اتنا عرض کرنا تھا کہ حضرت مولوی صاحب فرط محبت کی وجہ سے مجھ سے لپٹ گئے اور فرمایا کہ آپ نے سچ کہا واقعی ہم سب کے مطلوب و مقصود تو حضرت اقدس ہی ہیں اور حضور ہی کی خوشی میں اللہ تعالیٰ کی رضا مضمر ہے۔

صبر کا بے مثال نمونہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں:۔

''جب حضرت مسیح موعود کی وفات ہوئی اور یہ میری آنکھوں کے سامنے کا واقعہ ہے کہ آپ کے آخری سانس تھے تو حضرت اماں جان آپ کی چارپائی کے قریب آ کر بیٹھ گئیں اور خدا سے مخاطب ہو کر عرض کیا کہ:۔

''خدایا! یہ تو اب ہمیں چھوڑ رہے ہیں تو ہمیں نہ چھوڑیو''

ایک خاص انداز کلام تھا جس میں یہ مراد تھی کہ تو ہمیں کبھی نہ چھوڑیگا۔ اور دل اس یقین سے پر تھا کہ ایسا ہی ہوگا اللہ اللہ! خاوند کی وفات پر اور خاوند بھی وہ جو گویا ظاہری لحاظ سے ان کی ساری قسمت کا بانی اور ان کی تمام راحت کا مرکز تھا تو توکل اور ایمان اور صبر کا یہ مقام دنیا کی بے مثال چیزوں میں سے ایک نہایت درخشاں نمونہ ہے۔

ہیپاٹائٹس یا جگر کی سوزش - علامات - علاج

وائرس سی 50 کروڑ افراد کو لاحق ہو چکا ہے

جگر کی جسم میں اہمیت

جگر جسم کا اہم عضو ہے جو پسلیوں کے نیچے پیٹ کے دائیں جانب بالائی حصے میں واقع ہے۔ اس کا وزن 1200 گرام ہے۔ یہ بہت نازک عضو ہے اور اس میں خون کی بہت سی مقدار موجود رہتی ہے۔ اس کے خلیات چھوٹے چھوٹے دائروں کی صورت میں ہوتے ہیں اور دائروں کے اندر خلیات ستونوں کی صورت میں موجود ہوتے ہیں جن کے درمیان سے انہضام سے آنے والے خون کی گردش جاری رہتی ہے اور جگر میں خون کے فاسد اور زہریلے مادے کی صفائی کا بندوبست ہوتا ہے۔ ان دائروں کے درمیان خون کی نالیاں ہوتی ہیں اور سبز رنگ کے مادہ یعنی بائل کے اخراج کے لئے نالیوں کا نظام بھی ہوتا ہے۔ یہ مادہ ایک بڑی نالی کے ذریعے پتے میں داخل ہوتا ہے اور وہیں سے آنتوں میں ایک اور نالی کے ذریعے داخل ہوتا ہے۔

جگر کے کام

1۔ خون سے زہریلے مادوں کی صفائی۔

2۔ مختلف اقسام کے لحمیات (پروٹین) مثلاً البیومن اور خون کو جمانے والے مادے بنانا۔

3۔ اہم اجزاء کو ذخیرہ کرنا۔

4۔ بائل کے ذریعے ہاضمے میں مدد دینا۔

5۔ آنتوں کے ذریعے فاسد مادوں کا اخراج۔

خرابی جگر کی وجوہات

☆ **فاسد اور زہریلے مادوں کی زیادتی:** اگر کوئی شخص ایسی اشیاء کو بہت زیادہ مقدار میں استعمال کرے جن کو صاف کرنے کے لئے جگر کو زیادہ کام کرنا پڑتا ہے تو جگر کی خرابی پیدا ہو سکتی ہے اس کی اہم مثال شراب نوشی کی کثرت اور بڑی مقدار میں پیراسیٹامول کا استعمال وغیرہ ہے۔

کثرت شراب نوشی سے جگر کے خلیات میں چربی جمع ہو جاتی ہے اور پھر خلیات ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ پھر ان خلیات پر مشتمل ستونوں اور دائروں کی ترتیب میں تبدیلی آنا شروع ہو جاتی ہے اور جگر کا اندرونی نظام بے ترتیبی کا شکار ہو جاتا ہے اور صحت مند خلیات کی جگہ ناکارہ خلیات لے لیتے ہیں جو آہستہ آہستہ سکڑ جاتے ہیں اس طرح جگر سخت ہو جاتا ہے اور اس کے اوپر دانے دانے سے بن جاتے ہیں اور جگر سکڑ جاتا ہے۔ کسی بھی موقع پر شراب نوشی ترک کرنے سے جگر کی خرابی کا عمل رک سکتا ہے' اسی طرح اگر جگر میں موجود وائرس کو ختم کر دیا جائے تو جگر کی مزید تباہی کا عمل روکا جا سکتا ہے۔

☆ **غیر ضروری مادوں کا جمع ہو جانا:** جگر مختلف ضروری مادوں کے لئے ذخیرہ کا کام کرتا ہے۔ یہ مادے حسب ضرورت جگر کے خلیات سے باہر نکل کر جسم میں مختلف امور کے لئے استعمال ہوتے رہتے ہیں۔ اگر کسی بناء پر یہ مادے جگر کے خلیات میں زیادہ مقدار میں جمع ہوتے ہیں تو جگر کے خلیات پھیلنا شروع ہو جاتے ہیں اور جگر کا نارمل عمل رک جاتا ہے۔ فولاد (Iron) اور تانبے (Copper) کی تھوڑی مقدار جگر میں موجود ہوتی ہے۔ اگر یہ بہت زیادہ مقدار میں موجود ہوں تو جگر کو تباہ و برباد کر دیتے ہیں۔

☆ **جگر پر اثر انداز ہونے والے وائرس:** یہ جگر کی خرابی کی سب سے اہم وجہ ہیں اور یہ کئی اقسام کے ہوتے ہیں۔ وہ وائرس جو بنیادی طور پر جگر کو تباہ کرتے ہیں ان کو ہم سوزش جگر کے وائرس کہتے ہیں۔ یہ ایک مخصوص گروپ ہے۔

جگر کی سوزش

(Hepatitis)

اس کی کئی وجوہات ہیں۔ مختلف وائرس جگر میں سوزش پیدا کر سکتے ہیں۔ جو وائرس جگر پر اثر انداز ہوتے ہیں ان کے نام انگریزی حروف تہجی کے مطابق رکھے گئے ہیں۔ ان کے نام اے۔ بی۔ سی۔ ڈی۔ ای (A,B,C,D,E) وغیرہ ہیں۔ ان میں سے کچھ کم نقصان دہ ہیں۔ B اور C سب سے خطرناک قسمیں ہیں۔

☆ **وائرس سی:** 1989 میں جدید سائنسی طریقوں سے C وائرس دریافت کیا گیا۔ آج کل کے اعداد و شمار کے مطابق پوری دنیا میں پایا جانے والا یہ وائرس تقریباً 50 کروڑ افراد کے جسم میں موجود ہے۔

☆ **ہیپاٹائٹس سی کے پھیلنے کی وجوہات:** جو مریض انتقال خون یا خون کے اجزاء کے حصول کے محتاج ہوتے ہیں وہ اس سے متاثر ہوتے ہیں۔ باقی بعینہ وہ لوگ جو مختلف قسم کے خون آلود آلات وغیرہ سے علاج کرواتے ہیں یا ٹیکے لگواتے ہیں' اس وائرس کے مرض میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح وہ لوگ جنہیں گردوں کی تباہی کے باعث مسلسل اپنے خون کی صفائی کی ضرورت ہوتی ہے' وہ بھی اس سے متاثر ہو سکتے ہیں۔ جنسی بے راہ روی میں مبتلا' جسم گندوانے' پچھنے لگوانے اور جونکوں کے ذریعے خون نکلوانے والے لوگوں میں بھی اس کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ ماں سے نوزائیدہ بچے کو بھی یہ وائرس منتقل ہو سکتا ہے۔

وائرس سی کی علامات

سی وائرس سے متاثر ہونے والے بہت سے افراد کی کوئی علامت عموماً فوراً ظاہر نہیں ہوتی۔ بلکہ دیر سے ظاہر ہوتی ہیں۔ دیر سے ظاہر ہونے والی علامات درج ذیل ہیں:۔

☆ وزن کا ہلکا ہونا' چہرے کا رنگ پیلا ہونا' پاؤں اور تمام جسم میں سوجن۔

☆ پیٹ میں پانی بھر جانا اور پھول جانا۔

☆ خون کی قے ہونا۔

☆ ہتھیلی کا گرم' سرخ ہونا اور پسینے میں شرابور ہونا۔

☆ بے ہوشی طاری ہونا۔

☆ ہاتھوں پر کپکپی طاری ہونا۔

☆ سانس سے بو آنا

یہ تمام علامات تمام مریضوں میں ظاہر نہیں ہوتیں۔ جب یہ علامات ظاہر ہوتی ہیں تو مرض تشویشناک صورت اختیار کر چکا ہوتا ہے۔ یہ وائرس جگر پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اسی لئے آہستہ آہستہ جگر کے ٹیسٹ خراب آنا شروع ہو جاتے ہیں۔ مریضوں کی نصف سے لے کر تین چوتھائی تعداد سال ہا سال اس مرض میں مبتلا رہتی ہے۔ جب کہ چند لوگ مکمل اعتبار سے صحت مند ہو جاتے ہیں۔ جن لوگوں میں یہ مرض موجود رہتا ہے ان میں جگر کے خلیات میں توڑ پھوڑ کا عمل جاری رہتا ہے۔ سوزش سے متعلقہ خون کے سفید جسیموں کی ایک خاص قسم جنہیں لمفوسائیٹ (Lymphocyte) کہا جاتا ہے وہ جگر میں جمع ہو جاتی ہے۔ جگر کے خلیات کی توڑ پھوڑ کے ساتھ ان کے بننے کا عمل بھی جاری رہتا ہے مگر اندرونی سوزش کی بناء پر جگر کے خلیات کے ستونوں کی ترتیب خرابی کا شکار ہو جاتی ہے۔ پھر خاص قسم کے خلیات جنہیں فائبروسائیٹ (Fibrocyte) کہتے ہیں وہ تعداد میں بڑھ جاتے ہیں۔ یہ مؤخر الذکر خلیات پھر سکڑنا شروع ہو جاتے ہیں۔ اس طرح جگر کے بنیادی خلیات جکڑے جاتے ہیں اور خون کا دوران بھی کم ہو جاتا ہے۔ اس موقع پر جگر چھوٹا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ سکڑنے کے اس عمل کو سرہوسیس (Cirrhosis) کا نام دیا گیا ہے۔ اس حالت تک پہنچنے میں دس بیس سال کا عرصہ درکار ہوتا ہے۔ اگر کسی موقع پر یہ عمل روک لیا جائے تو مزید خرابی رک جاتی ہے۔ سرہوسیس (Cirrhosis) کے رونما ہونے کے بعد جگر اپنی اصلی حالت میں نہیں آ سکتا۔ لیکن اگر یہ عمل رک جائے تو طرز زندگی بہتر ہو سکتی ہے۔

سرہوسیس (Cirrhosis) کے رونما ہونے کے بعد آدھے افراد مزید دس برس تک زندہ رہ سکتے ہیں۔ سرہوسیس (Cirrhosis) کے نتیجے میں معدے اور آنتوں کی رگیں پھول جاتی ہیں۔ کھانے کی نالی کا وہ حصہ جو معدے سے متصل ہوتا ہے وہاں کی رگیں ایک گچھے کی صورت اختیار کر لیتی ہیں' اور کسی وقت بھی پھٹ سکتی ہیں جن سے اگر خون بہنا شروع ہو جائے تو ایک ہنگامی صورت پیدا ہو سکتی ہے۔ آنتیں اور معدہ بھی متورم رہنے لگتے ہیں۔ خون کی قے کے علاوہ سیاہ رنگ کے پاخانے بھی اسی امر کا مظہر ہوتے ہیں۔ معدے میں جلن کی شکایت بھی بڑھ جاتی ہے۔ اسی دوران جب جگر سکڑتا ہے تو تلی بڑھنی شروع ہو جاتی ہے' اس کی وجہ سے خون کے مختلف جسیمے خصوصاً پلیٹلٹس (Platelets) کی تعداد میں نمایاں کمی آ جاتی ہے۔ علاوہ ازیں خون میں کمی کی شکایت شروع ہو جاتی ہے۔ تلی کے پھولنے کے ساتھ ساتھ پیٹ کے بائیں جانب اوپر والے حصے پر مسلسل دباؤ محسوس ہوتا رہتا ہے۔ جگر جب اپنا کام مناسب طور پر نہیں کر رہا ہو تو آنتوں میں بننے والے فاسد مادے دماغ کا رخ کرتے ہیں۔ ان کا اظہار مختلف صورتوں میں ہوتا ہے۔ مسلسل غنودگی کی صورت میں بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ حتیٰ کہ انسان بے ہوشی کی حالت میں جا سکتا ہے۔ اس سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ قبض نہ ہونے دیا جائے۔ اس کے لئے اسپغول کا چھلکا فائدہ مند رہتا ہے۔ علاوہ ازیں گوشت کا زیادہ مقدار میں استعمال بھی مضر ثابت ہو سکتا ہے۔ کبھی کبھی ایسے اینٹی بائیوٹک بھی تجویز کئے جاتے ہیں جو آنتوں میں جذب نہیں ہوتے۔ یہ آنتوں کو مختلف اقسام کے بیکٹیریا سے پاک رکھتے ہیں تاکہ ایسے بیکٹیریا خوراک میں موجود پروٹین پر اثر انداز ہو کر فاسد مادے پیدا نہ کر سکیں۔

جگر جب اہم اجزاء کی تیاری میں ناکام ہو جاتا ہے تو جسم میں البیومن (Albumin)۔ (انڈے کی سفیدی میں موجود پروٹین کی ایک قسم) کی کمی واقع ہو جاتی ہے۔ اس وجہ سے ٹانگوں اور پاؤں میں پانی جمع ہونا شروع ہو جاتا ہے اور کبھی کبھی پیٹ میں پانی بھر جاتا ہے۔ اس کے لئے پانی اور نمک کو پیشاب کے ذریعے خارج کرنے والی ادویات استعمال کی جاتی ہیں۔ پیٹ کا پانی کافی خطرناک ہوتا ہے کیونکہ اس میں انفیکشن بھی ہو سکتا ہے۔ اسے اگر سوئی کے ذریعے سے جسم سے نکالا جائے تو بڑی تعداد میں پروٹین بھی ضائع ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جگر ان اجزاء کی تیاری میں بھی مددگار ہوتا ہے جو زخموں سے بہتے ہوئے خون کو روکنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ ان کی کمی کی صورت میں نکسیر کا پھوٹنا عام ہو جاتا ہے اور دانتوں میں برش یا مسواک کرتے وقت خون نکلنے لگتا ہے۔ اگر خون کا بہنا خطرناک صورت اختیار کر لے تو وٹامن 'K' کے ٹیکے لگانا پڑتے ہیں یا پھر تازہ اور منجمد پلازما (خونؐ سے تیار کردہ) جسم میں منتقل کرنا پڑتا ہے۔ سرہوسیس (Cirrhosis) کے عمل کے دوران انسان کو آرام دہ رکھنے کے لئے کئی چیزوں کا خیال رکھنا پڑتا ہے جن میں کچھ ادویات کا استعمال' زیادہ پروٹین سے اجتناب' قبض سے بچاؤ اور نمک کے استعمال میں پرہیز اہم حیثیت کے حامل ہیں۔ اگر پوری طرح خیال رکھا جائے تو عمر میں طوالت کا باعث ہوتا ہے۔ تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ جگر میں انتڑیوں اور تلی سے خون لانے والی وریدوں کے آپریشن چنداں اہمیت کے حامل نہیں ہیں۔ علاوہ بریں اس وائرس سے جگر کا کینسر بھی ہو سکتا ہے۔

باقی صفحہ 6 پر

محمد شریف ظفر صاحب

مکرمہ حنیفہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری صالح محمد صاحب کا ذکر خیر

میری والدہ محترمہ حنیفہ بیگم صاحبہ مورخہ 22 فروری 2002ء بروز جمعۃ المبارک کو اپنے مالک حقیقی کے پاس حاضر ہوگئیں۔

ہماری والدہ محترمہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت سی خوبیوں کی مالک خاتون تھیں۔ خدا تعالیٰ نے انہیں اپنے بے شمار فضلوں اور رحمتوں سے نوازے رکھا۔ والد محترم چوہدری صالح محمد صاحب (باڈی گارڈ حضرت خلیفۃ المسیح) کے ساتھ شادی کے بعد خدا تعالیٰ نے اس جوڑے پر اپنا خاص فضل کیا اور بالکل غیر متوقع طور پر خدا تعالیٰ انہیں مرکز احمدیت اور سب سے بڑھ کر محور احمدیت یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی قربت میں لے آیا کہ یہی ان کا مقام تھا۔ یہی ان کا مقدر تھا۔ یہ دونوں میاں بیوی اپنی قسمت پر نازاں تھے کہ انہیں المصلح الموعود خلیفۃ المسیح کی قربت اور ان کی خدمت کا شرف حاصل ہو گیا تھا۔

قصر خلافت کے پاکیزہ ماحول میں خدا تعالیٰ انہیں لے آیا تھا۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے میرے والدین کو چار بیٹے اور چار بیٹیاں عطا فرمائیں۔ ہمارے گھر میں خالصتاً والدہ صاحبہ محترمہ کا حسن انتظام چلتا تھا کہ والد محترم تو اپنے آقا کی خدمت اقدس میں اپنا بیشتر وقت صرف کرتے تھے۔ گھریلو معاملات اور بچوں کی تعلیم و تربیت اور ان کی ضروریات کا مناسب بندوبست کرنا تمام کا تمام والدہ محترمہ کے ذمہ ہی ہوتا تھا۔ باوجود اس کے کہ والد صاحب کی آمدن قلیل تھی اور ہم آٹھ بہن بھائیوں کے علاوہ اکثر ہماری رشتہ دار لڑکیوں میں سے ایک دو بغرض تعلیم ہمارے ہاں رہتی تھیں والدہ صاحبہ محترمہ گھریلو معاملات کو اتنی عقلمندی اور سمجھ بوجھ کے ساتھ چلاتیں کہ کبھی کسی قسم کا احساس محرومی یا تنگی رزق ہمیں نہ ہوا۔

والدہ محترمہ صرف قرآن کریم ناظرہ پڑھی ہوئی تھیں لیکن خدا تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی علم و عقل و فراست عطا فرمائی تھی۔ آپ ہر بچے کے ساتھ اس کی نفسیات کے مطابق بات کرتیں یہی وجہ تھی کہ آپ کا کنٹرول سب بچوں پر یکساں مضبوط تھا اور ہر بچہ آپ کا دلی احترام کرتا تھا۔ آپ کی شفقت محبت اور پیار کا سلوک ہمیں مجبور کر دیتا تھا کہ ہم ان کا کہنا کبھی نہ ٹالیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ ایک واقف زندگی شخص کے ساتھ اس کی بیوی بھی وقف کے تمام تقاضوں کو نبھا رہی ہوتی ہے۔ میرے والد محترم چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح کے عملہ حفاظت میں تھے۔ ابتدائی زمانہ میں عملہ حفاظت انتہائی کم ہوتا تھا والد صاحب دن اور رات کا اکثر حصہ خلیفہ وقت کے ساتھ گزارتے اس طرح بعض دفعہ مہینوں حضور کے ساتھ ربوہ سے باہر رہنا ہوتا۔ اس عرصہ میں والدہ محترمہ نہایت بہادری اور دلیری کے ساتھ ہماری پرورش کرتیں اور اس خوبی کے ساتھ گھریلو معاملات چلاتیں کہ ہمیں کبھی احساس ہی نہ ہوتا کہ والد صاحب گھر پر نہیں ہیں۔ ایک دفعہ والد صاحب حضور کے ساتھ غالباً ایبٹ آباد گئے ہوئے تھے کہ محلے میں چور چور کی آوازیں بلند ہوئیں میں اس وقت بہت چھوٹا تھا لیکن مجھے یاد ہے والدہ محترمہ نے فوراً والد صاحب کی رائفل نکالی (جسے چلانا آپ بخوبی جانتی تھیں) اور ایک مرد بہادر کی طرح چوکنا اور تیار ہو گئیں۔

آپ بہت ہی بہادر و دلیر تھیں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ بہادری اور جرأت کی تعلیم دیتیں۔ مشکلات و مصائب میں آپ کبھی نہ گھبراتیں بلکہ اپنے رب کے فضل پر ہمیشہ بھروسہ کرتیں۔ آپ کو اپنے رب پر بہت توکل تھا جب کبھی کوئی بظاہر انہونا کام یا کوئی بہت مشکل مسئلہ سامنے آتا اور ہم آپ سے مشورہ کرتے کہ یہ کام کیسے ہوگا تو آپ ہمیشہ فرماتیں "اللہ دے فضل نال" یعنی کام اللہ کے فضل سے ضرور ہوگا اور وہ ہو جاتا۔

آپ کو احمدیت سے عشق تھا احمدیت انہوں نے ہم سب بہن بھائیوں کے اندر کوٹ کوٹ کر بھر دی تھی۔ احمدیت کے رشتہ کے مقابل پر کوئی رشتہ ان کے سامنے کوئی حیثیت نہ رکھتا۔ ہمیشہ احمدیت کے رشتہ کو ہر رشتہ پر مقدم و حاوی رکھا اور اس معاملہ میں ہمیشہ بے نظیر نمونہ دکھایا۔

خلافت کا بے انتہا احترام آپ کے دل میں تھا ہمیشہ ہم سب بہن بھائیوں کو خلافت سے وابستہ رہنے اور ہر مشکل وقت میں خلیفہ وقت کو دعا کی درخواست کرنے کا حکم دیتیں۔ اس طرح خاندان مسیح موعود کا بھی بے حد احترام کرتیں حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ اور حضرت سیدہ چھوٹی آپا صاحبہ کے ساتھ دلی لگاؤ تھا۔ اسی طرح قرابت داروں اور عزیز و اقارب کے ساتھ بھی ان کا تعلق اور حسن سلوک مثالی تھا۔ جب تک بیت المبارک میں نماز جمعہ ہوتی رہی ربوہ کی کئی بڑی بوڑھیاں نماز سے پہلے یا بعد ہمارے گھر تشریف لے آتیں آپ ہمیشہ ان سے بہت خندہ پیشانی سے ملتیں اور مناسب خاطر تواضع کرتیں۔ غریبوں اور ضرورتمندوں کی حسب توفیق بلکہ اکثر توفیق سے بڑھ کر مدد کرتیں۔ میں نے ہمیشہ دیکھا کہ جب کبھی کوئی غریب یا ضرورت مند بچی یا عورت آپ کو ملنے آتی اس کے باوجود کہ وہ کوئی سوال وغیرہ نہ کرتی جب وہ رخصت ہونے لگتی تو آپ ہمیشہ خاموشی کے ساتھ اس کی مناسب مالی مدد کر دیتیں۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں نماز روزہ اور تہجد کی پابند تھیں لیکن کبھی دکھاوا نہ کرتیں خاموشی سے عبادات بجا لاتیں۔ جب تک آنکھیں ٹھیک رہیں پابندی سے تلاوت قرآن کرتی رہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ بہت دعا گو تھیں آپ کو اکثر سچی خوابیں آتیں تھیں جو کہ بعض دفعہ ہو بہو پوری ہوتیں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ نے چند نہایت اہم کاغذات اور ایک معقول رقم ایک بڑے پرس میں رکھ کر کہیں سنبھالے ہوئے تھے آپ کو خدا تعالیٰ نے خواب میں دکھایا کہ چوہے اس پرس کو کترنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ چنانچہ اگلے دن انہوں نے میری چھوٹی بہن امۃ الرحمٰن صاحبہ کو کہا کہ مجھے یہ خواب آئی ہے تم میرے ساتھ آؤ اور اسے دیکھو۔ چنانچہ جب اس جگہ سے پرس نکالا گیا تو اس کی ساری ریکسین اور اوپر کی جیبیں چوہے کاٹ چکے تھے اور صرف لوہے کی پتری اور اندرونی جیب جس میں کاغذات اور رقم تھی بالکل محفوظ تھی۔ اسی طرح ایک دفعہ ہماری بہن امۃ الرحمٰن صاحبہ جن کے میاں محترم ریاض احمد خان صاحب اس وقت سیرالیون میں مربی تھے ان کی بیٹی نائیلہ ریاض سخت بیمار ہو گئی اور ڈاکٹرز نے بالکل مایوسی کا اظہار کر دیا۔ ہم سب خاص کر والدہ صاحبہ بہت پریشان تھیں اسی حالت میں رات کو آپ نے یہ نظارہ دیکھا کہ آپ کے والد صاحب (مرحوم) آپ سے ملتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بیٹی تم پریشان کیوں ہو آپ نے انہیں بچی کی بیماری کا بتایا تو آپ کے والد صاحب نے آپ کو تسلی دی کہ فکر نہ کرو یہ بچی بالکل ٹھیک ہو جائے گی۔ چنانچہ آپ کو یقین ہو گیا کہ یہ بچی اب ضرور بچ جائے گی۔ آپ نے مجھے فون کیا کہ بچی کو کیوں نہ لاہور دکھایا جائے چنانچہ خاکسار نے اپنے بچوں کے ماموں ڈاکٹر عبدالوحید صاحب (سابق قائد ضلع و علاقہ لاہور حال مقیم بیلجیئم) سے مشورہ کے بعد اسے لاہور بلوا لیا۔ بچی کی حالت انتہائی تشویشناک تھی لیکن محترم بھائی جان نیک محمد صاحب (آفیسر یو۔ بی۔ ایل حال مقیم آسٹریلیا) اپنی گاڑی پر بھائی محمد کریم صاحب اور والدہ صاحبہ کے ہمراہ اسے لے کر فوراً لاہور پہنچے اور اس کا فوری علاج شروع کر دیا گیا اور بفضل تعالیٰ بچی جلد ہی بالکل ٹھیک ہو گئی اور آج کل اپنے ماں باپ کے ساتھ بورکینا فاسو میں رہ رہی ہے۔

آخر میں احباب جماعت سے نہایت عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہماری والدہ صاحبہ محترمہ کی مغفرت فرمائے ان کے درجات بلند سے بلند کرتا چلا جائے اور بقول حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز انہیں اللہ تعالیٰ اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے اور ہمارا خود ہی حافظ و ناصر ہو جائے ہم لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہمیں ان کی نیکیوں کو ہمیشہ زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

بقیہ صفحہ 5

احتیاطی تدابیر

☆ خون آلودہ اوزار سے، استعمال شدہ سرنجوں سے اور بغیر ٹیسٹ کئے ہوئے خون کی منتقلی سے ہمیشہ بچنا چاہئے۔

☆ عطائیوں سے علاج نہ کرایا جائے خصوصاً جب انجکشن، جونکوں کے استعمال یا پچھنے لگانے کے ذریعے علاج ہو۔

☆ خون آلود اشیاء سے بہر طور بچیں۔

☆ حجام کے ہاں نئے بلیڈ پر اصرار کریں۔

☆ پچھنے اور جونکیں لگانے سے پرہیز کریں۔

☆ ختنے اور دیگر اقسام کی جراحی کے لئے حجام کے بجائے سرجن سے رجوع کریں۔

☆ جسم کو گندوانے سے اجتناب کریں۔

☆ ناک اور کان چھدوانے کے لئے نئی سوئی کا استعمال کر کے ضائع کر دیں۔

☆ ڈینٹل سرجری میں استعمال شدہ سوئیوں سے علاج نہ کروائیں جب تک انہیں آدھ گھنٹے تک 122 درجہ سینٹی گریڈ کی بھاپ سے صاف نہ کیا گیا ہو۔

☆ غیر ضروری انتقال خون سے اجتناب کریں۔

☆ وائرس بی، سی اور ڈی سے متاثرہ افراد کے ساتھ تعلیم کے حصول، ایک گھر میں قیام اور برتنوں کے اشتراک سے یہ وائرس پانی اور خوراک میں منتقل نہیں ہوا کرتے۔

سی وائرس کی تشخیص

ایسے مریضوں کے (LFT) یعنی Liver Function Test صحیح نہیں ہوتے۔ ان میں ALT زیادہ آتی ہے۔ اس کے بعد ELISA یا MEIA کرایا جاتا ہے۔ جس میں اگر Anti-HCV پائی جاتی ہے تو فوراً خون کے معائنہ سے مریض میں (HCV RNA) کو PCR کے ذریعے چیک کیا جاتا ہے۔ جگر کے ایک چھوٹے سے حصے سے Liver Biopsy کے معائنے سے جگر کی سوزش اور ناکارہ ہونے کا پتہ لگایا جا سکتا ہے۔

سی وائرس کا علاج

سی وائرس کا علاج ٹیکے سے دی جانے والی دوا یونی فیرون (Uniferon) سے ہو سکتا ہے۔ یہ دوا چھ مہینے سے ایک سال تک دی جانی چاہئے۔ یونی فیرون (Uniferon) انجکشن کے ساتھ ایک اور دوا ریبازول (Ribazole) کیپسول دی جاتی ہے۔ یہ دونوں دوائیں مل کر وائرس پر حاوی ہو سکتی ہیں اور وائرس کی نشوونما کو اس حد تک روک سکتی ہیں کہ وہ مزید خرابی پیدا نہ کرے۔ علامات ظاہر ہونے کی صورت میں اپنے ڈاکٹر سے رجوع کریں اور ڈاکٹری ہدایات کے مطابق ہی تمام دوائیں استعمال کریں۔

(ماخوذ)

شہباز

یہ جب بیمار پڑتا ہے تو خرگوش کا جگر کھاتا ہے۔ یہ خرگوش کا شکار کر کے دبوچ لیتا ہے اور نہایت بلندی پر سے چھوڑ دیتا ہے ایسا وہ کئی بار کرتا ہے جب خرگوش مردہ ہو جاتا ہے تو بہت آسانی سے وہ اس کا جگر نکال کر کھا لیتا ہے اور چند دن میں تندرست ہو جاتا ہے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم عبدالسلام عارف صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں ہمارے خاندان کی ایک بزرگ خاتون محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم حاجی حسن خان صاحب ساکن صادق پور حال کراچی 9-اکتوبر 2002ء کو بعمر 79 سال وفات پا گئیں۔ ان کے خاوند محترم حاجی حسن خان صاحب نے 1937ء میں کھوسہ بلوچ قوم میں سے سب سے پہلے احمدیت قبول کی تھی۔ محترمہ خدیجہ خاتون صاحبہ موصیہ تھیں کراچی سے میت ربوہ لائی گئی جہاں خاکسار عبدالسلام عارف مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی بعدازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی اور مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ محترمہ خدیجہ خاتون صاحبہ انتہائی مخلص اور فدائی احمدی خاتون تھیں۔ آپ نے پسماندگان میں 4 بیٹے اور 4 بیٹیاں چھوڑی ہیں جو کہ سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو غریق رحمت کرے آپ کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

تقریب شادی

مکرمہ یاسمین ریاض صاحبہ حلقہ محمود آباد کراچی لکھتی ہیں۔ میری بیٹی مکرمہ طیبہ ریاض صاحبہ کی شادی مکرم عمران رشید صاحب مجلس نارتھ کراچی کے ہمراہ مورخہ 20 ستمبر 2002ء بروز جمعۃ المبارک مرینہ گارڈن کراچی ایڈمنسٹریشن سوسائٹی میں بخیر و خوبی انجام پائی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جماعت اور دونوں خاندانوں کیلئے بابرکت فرمائے۔

درخواست دعا

مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب گلشن اقبال کراچی کچھ عرصہ پہلے دل کے عارضہ کی وجہ سے بیمار رہے۔ اب ہسپتال سے گھر واپس آ گئے ہیں۔ پہلے سے افاقہ ہے لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔

مکرم رانا محمد قاسم صاحب دارالعلوم جنوبی ربوہ لکھتے ہیں۔ میرے والد محترم رانا بنیامین صاحب سابق محرر بلدیہ ربوہ لمبے عرصہ سے آنکھوں کے عوارض میں مبتلا ہیں نظر میں کمزوری کے باعث چلنے پھرنے میں دقت ہے باوجود علاج کے فرق نہیں پڑ رہا۔ احباب سے ان کی کامل و عاجل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم انور احمد مبشر صاحب صدر جماعت احمدیہ مرل ضلع سیالکوٹ کے بیٹے عمر انور طالب علم کلاس چہارم کو سینہ اور گلہ میں درد رہتا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے انہیں کامل شفایابی عطا فرمائے اور جملہ تکالیف سے محفوظ رکھے۔ آمین

پتہ درکار ہے

مکرم رانا رفیق احمد صاحب ولد مکرم رانا بشیر احمد صاحب نے 1971ء میں بہاولپور سے وصیت کی تھی۔ 1984ء میں یہ جرمنی چلے گئے۔ اور سال 1988ء تک انہوں نے رابطہ رکھا۔ اس کے بعد سے رابطہ نہیں ہو رہا۔ اگر یہ خود یا ان کے ایڈریس کے بارہ میں کسی دوست کو علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

ہندو مسلم فسادات بھارتی صوبے مہاراشٹر میں جاری ہندو مسلم فسادات میں 25 پولیس اہلکاروں سمیت 45 سے زائد افراد زخمی ہو گئے۔ فسادات اس وقت پھوٹ پڑے جب امروتی میں ہندوؤں کا جلوس ایک مسجد کے قریب سے گزرا۔ دونوں اطراف میں گالیوں کے بعد ایک دوسرے پر پتھراؤ کیا گیا۔ پولیس نے لوگوں کو منتشر کرنے کے لئے آنسو گیس استعمال کی۔ مشتعل ہجوم نے متعدد دکانیں اور گاڑیاں نذر آتش کر دیں۔

فوجی دستوں پر حملے مقبوضہ کشمیر میں فوجی دستوں پر مجاہدین نے حملے کر کے میجر سمیت 5 بھارتی فوجی ہلاک کر دیئے۔

عراق کے خلاف نئی قرارداد امریکہ آئندہ ہفتے عراق کے خلاف نئی قرارداد پیش کرے گا۔ نئی قرارداد میں اسلحہ کے معائنہ میں رکاوٹیں پیدا کرنے کی صورت میں طاقت کے استعمال کی واضح منظوری کی بجائے نتائج کا مبہم ذکر ہے۔

70 باغی ہلاک کولمبیا میں فضائیہ کے طیاروں نے حملہ کر کے 70 باغی ہلاک کر دیئے جبکہ باغیوں کے ٹرکوں میں موجود اسلحہ تباہ کر دیا گیا۔

اسرائیلی فائرنگ سے 8 فلسطینی جاں بحق

غزہ کی پٹی میں اسرائیلی فائرنگ سے 8 فلسطینی جاں بحق ہو گئے۔ یہودیوں اور فلسطینیوں میں جھڑپوں کے دوران 50- افراد زخمی ہو گئے۔

خوست ائیر پورٹ پر حملہ افغانستان میں خوست ائرپورٹ پر میزائلوں کے حملے سے دس اتحادی فوجی ہلاک ہو گئے حملوں کے بعد اتحادی فوج نے طیاروں کی مدد سے سرچ آپریشن کیا مگر کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔

مالٹے کھایئے۔ کینسر سے محفوظ رہیئے برطانوی طبی ماہرین کی حالیہ تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ مالٹے کھانے سے کینسر سے محفوظ رہنے میں مدد مل سکتی ہے ماہرین کا کہنا ہے کہ مالٹے کے گودے میں موجود "فائبر" کینسر کے اثرات کے خلاف کافی مفید ثابت ہوتا ہے۔ کولیسٹرول لیول کم کرنے میں بھی مدد ملتی ہے۔ ذیابیطس کے مریضوں کیلئے فائدہ مند ہوتا ہے۔

ماضی کی قومی اسمبلیوں کی اہم معلومات

نمبر شمار	اسمبلی	عمارت (جہاں اجلاس ہوا)	اسمبلی کی مدت	منتخب سپیکر	منتخب وزیر اعظم
1	پہلی دستور ساز اسمبلی	سندھ اسمبلی بلڈنگ کراچی	1947 تا 1955	مولوی تمیز الدین	لیاقت علی خان (اگست 47ء سے اکتوبر 51ء تک) خواجہ ناظم الدین (اکتوبر 51ء سے اپریل 53ء تک) محمد علی بوگرہ (اپریل 53ء سے اگست 55ء تک)
2	دوسری دستور ساز اسمبلی	سندھ اسمبلی بلڈنگ کراچی	1955 تا 1958	مولانا عبدالوہاب خان	چودھری محمد علی (اگست 1955ء سے 1956ء) حسین شہید سہروردی (ستمبر 1956ء سے اکتوبر 57ء تک) اسماعیل ابراہیم چندریگر (اکتوبر 57ء تا دسمبر 57ء تک) فیروز خان نون (دسمبر 57ء تا اکتوبر 58ء تک)
3	قومی اسمبلی	ایوب ہال راولپنڈی	1962 تا 1964	عبدالجبار خان	
4	قومی اسمبلی	ایوب ہال راولپنڈی/قومی اسمبلی بلڈنگ ڈھاکہ	1965 تا 1969	فضل القادر چودھری	..
5	دستور ساز قومی اسمبلی	اسٹیٹ بنک بلڈنگ اسلام آباد	1972 تا اگست 1973	چودھری فضل الٰہی	سربراہ مملکت ذوالفقار علی بھٹو
6	قومی اسمبلی	اسٹیٹ بنک بلڈنگ اسلام آباد	اگست 1973 تا فروری 1977	صاحبزادہ فاروق علی خان	ذوالفقار علی بھٹو (1973ء سے 1977ء تک)
7	مجلس شوریٰ (غیر منتخب)	اسٹیٹ بنک بلڈنگ اسلام آباد	11 جنوری 1982 تا یکم مارچ 1985	چیئرمین خواجہ محمد صفدر	
8	قومی اسمبلی	اسٹیٹ بنک بلڈنگ اسلام آباد/ قومی اسمبلی بلڈنگ اسلام آباد	1985 تا 29 مئی 1988	فخر امام/ حامد ناصر چٹھہ	محمد خان جونیجو 1985ء تا 29 مئی 1988ء تک)
9	قومی اسمبلی	قومی اسمبلی بلڈنگ اسلام آباد	1988 تا 1990	معراج خالد	بے نظیر بھٹو
10	قومی اسمبلی	قومی اسمبلی بلڈنگ اسلام آباد	1990 تا 1993	گوہر ایوب	نواز شریف
11	قومی اسمبلی	قومی اسمبلی بلڈنگ اسلام آباد	1993 تا 1997	یوسف رضا گیلانی	بے نظیر بھٹو
12	قومی اسمبلی	قومی اسمبلی بلڈنگ اسلام آباد	1997 تا اکتوبر 1999	الٰہی بخش سومرو	نواز شریف

ملکی خبریں ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

بدھ	23-اکتوبر	زوال آفتاب	11-53
بدھ	23-اکتوبر	غروب آفتاب	5-31
جمعرات	24-اکتوبر	طلوع فجر	4-54
جمعرات	24-اکتوبر	طلوع آفتاب	6-16

5 نومبر تک اقتدار حوالے کر دینگے وفاقی وزیر

داخلہ نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت انتقال اقتدار کے حوالے سے کوئی تاخیری حربہ استعمال نہیں کر رہی- میرے خیال میں 5 نومبر تک اقتدار عوام کی منتخب حکومت کے حوالے کر دیا جائے گا- یہ سیاسی جماعتوں پر منحصر ہے کہ وہ فیصلہ کریں کہ وزیراعظم کون ہوگا- حکومت انتقال اقتدار کیلئے تیار ہے مگر ابھی تک سیاسی جماعتیں خود فیصلہ نہیں کر سکیں کہ متفقہ طور پر کس کو وزیراعظم بنایا جائے- اس لئے دیر ہماری طرف سے نہیں سیاستدانوں کی طرف سے ہو رہی ہے-

نئی کابینہ میں شامل ہونے کا ارادہ نہیں وفاقی

وزیر داخلہ نے یہ بھی کہا ہے کہ مجھے اس بارے میں کوئی علم نہیں کہ موجودہ کابینہ کے ارکان سینٹ کا الیکشن لڑ کر نئی کابینہ میں بھی شامل ہو رہے ہیں یا نہیں تاہم میرے خیال میں جو لوگ عوام کے ووٹوں سے منتخب ہو کر آئے ہیں وہی کابینہ میں شامل ہونگے- ذاتی طور پر میرا نئی کابینہ میں شامل ہونے کا کوئی ارادہ نہیں ہے-

کامیاب ہونے والوں کا گزٹ نوٹیفکیشن

جاری الیکشن کمیشن آف پاکستان نے 10-اکتوبر کو ملک میں منعقد ہونے والے عام انتخابات میں کامیاب ہونے والے قومی وصوبائی اسمبلیوں کے امیدواروں کا گزٹ نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے- جس کے مطابق قومی اسمبلی کی 272 عمومی نشستوں میں سے 263 پنجاب اسمبلی کی 297 میں سے 290' سندھ اسمبلی کی 130 میں سے 124' سرحد اسمبلی کی 99 میں سے 98 اور بلوچستان اسمبلی کی 51 میں سے 47 عمومی نشستوں پر کامیاب امیدواروں کے نتائج کا حتمی اور سرکاری اعلان کیا گیا ہے- عوامی نمائندگی کے ترمیمی ایکٹ کے مطابق اب قومی اسمبلی کے 29' پنجاب اسمبلی کے 39' سندھ کے 5' سرحد کے 14 اور بلوچستان اسمبلی کے 7 آزاد منتخب ہونے والے امیدواروں کو آئندہ ایک دو روز میں کسی سیاسی جماعت میں شمولیت اختیار کرنا ہوگی- الیکشن کمیشن نے جن قومی و صوبائی اسمبلی کے کامیاب امیدواروں کا گزٹ نوٹیفکیشن جاری کیا ہے ان سب نے الیکشن کمیشن کی ہدایات کی روشنی میں اپنے انتخابی اخراجات کی تفصیلات بمعہ رسیدوں کے 20-اکتوبر تک جمع کرا دی تھیں جس کے بعد ان کے نام گزٹ میں شامل کئے گئے تھے-

60-ارب کی ٹیکس چوری کا انکشاف

ڈائریکٹر جنرل ریونیو ایسٹ آڈٹ نے کہا ہے کہ مالی سال 2001-2002ء میں ٹیکس وصولی کے آڈٹ کے دوران 60-ارب 14 لاکھ روپے کی بے ضابطگیوں کا انکشاف ہوا ہے- انہوں نے کہا کہ آڈیٹر جنرل آف پاکستان وفاقی اور چاروں صوبائی حکومتوں کے براہ راست اور بالواسطہ ٹیکسوں اور وصولیوں کے آڈٹ کا ذمہ دار ہے- جن کا موجودہ حجم 552-ارب روپے ہے- اس کا آڈٹ صرف 299 افراد کرتے ہیں-

رفیق تارڑ کے الزامات اور حکومت کا

جواب صوبائی وزیر قانون رانا اعجاز نے سابق صدر رفیق تارڑ کی جانب سے انتخابات میں دھاندلی کے الزامات کو بے بنیاد اور جھوٹ کا پلندہ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ سابق صدر ملکی تاریخ کے اس اہم موڑ پر انتخابات کو مشکوک بنا کر ملک میں انتشار پھیلانا چاہتے ہیں- انہوں نے کہا کہ رفیق تارڑ کو چاہئے کہ حکومت پر تنقید کرنے سے پہلے سابق صدر غلام اسحٰق خان کا طرز عمل اپنے سامنے رکھیں جنہوں نے صدارتی منصب سے ہٹنے کے بعد قومی مسائل پر گفتگو کرنے سے گریز کیا ہے- انہوں نے کہا کہ سابق صدر رفیق تارڑ میں کچھ اصول پسندی ہوتی تو وہ 12-اکتوبر 1999ء کو فوراً مستعفی ہو جاتے- قوم اچھی طرح جانتی ہے کہ ان کی حیثیت میاں نواز شریف کے درباری سے زیادہ نہیں جنہوں نے میاں نواز شریف کو لطیفے سنا کر صدارت کا منصب حاصل کیا- رفیق تارڑ نے نواز شریف کے ذاتی ملازم کی حیثیت سے عدالتی بحران کے موقع پر سجاد علی شاہ کا عدالتی عہدہ ختم کیا اور جس کے انعام کے طور پر انہیں ملک کا اعلیٰ ترین عہدہ پیش کیا گیا- (روزنامہ خبریں 22-اکتوبر 2002ء)

رفیق تارڑ کا دامن اتنا بھی صاف نہیں وزیر

قانون پنجاب نے مزید کہا ہے کہ سابق صدر رفیق تارڑ اپنے مقام ومرتبے کو پہچانیں اور متنازعہ گفتگو سے پرہیز کریں- ورنہ ان کا دامن اتنا بھی صاف نہیں حکومت کے پاس کوئٹہ بنچ کی کارروائیاں اور دیگر اہم ریکارڈ محفوظ ہے اے این این سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا رفیق تارڑ اتنے ہی خود دار تھے تو پھر فوجی حکومت آتے ہی انہیں مستعفی ہو جانا چاہئے تھا- جب وہ انتخابات کی دھاندلیاں منظر عام پر لائیں تو جسٹس سجاد علی شاہ کے ساتھ کی جانے والی دھاندلیوں سے بھی ضرور پردہ اٹھائیں- (روزنامہ خبریں 22-اکتوبر 2002ء)

بقیہ صفحہ 2

(1) باب العلم والعظة باللیل

(2) باب السمر فی الفقه والخیر بعد العشاء

اس مصروفیت کے بعد سو جاؤ اور بے کار باتوں میں بے کار مشغلوں میں نیند ترک کر کے صحت برباد نہ کرو۔ نصف رات کے بعد نفل ادا کرو اور کچھ آرام اور ہلکی نیند کے بعد فجر کے لئے جاؤ- اور دن بھر کی سرگرمیوں کا آغاز کرو۔

ظاہر ہے کہ ہمارے سارے پروگرام اور دن بھر کا سارا ٹائم ٹیبل عبادات کے اوقات سے وابستہ کر دیا گیا ہے۔

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

مکرم منور احمد جٹ صاحب بطور نمائندہ مینیجر الفضل ضلع بہاولپور اور بہاولنگر مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے دورہ کر رہے ہیں-

(1) توسیع اشاعت

(2) وصولی چندہ الفضل وبقایا جات

(3) ترغیب برائے اشتہارات

تمام احباب کی خدمت میں تعاون کی درخواست ہے-

اکسیر بواسیر
خونی بواسیر کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
Ph:04524-212434 FAX:213966

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن
فون آفس 212764 گھر 211379

احمد کیٹرنگ اینڈ ٹینٹ سروس
ٹینٹ اینڈ فوڈ سپلائیرز
شادی بیاہ پارٹی اور ہر قسم کے فنکشنز کیلئے ہمارے پاس تشریف لائیں-
فون:5832655 موبائل:0303-7558315
172-173 بینک سکوائر مارکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد/ طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

خالص سونے کے زیورات
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
میاں اظہر احمد' میاں مظہر احمد
فون دکان 212868 رہائش 212867

چاندی میں الیس اللہ کی انگوٹھیوں کی نادر ورائٹی
فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
فون 213158

خشکی- سکری- گرتے بال- بالچر

بالچر' سر' داڑھی مونچھوں کے بالوں میں خلا ہونا	30/-	ALOPECIA CURE
سکری' بالوں میں خشکی کیلئے	30/-	DANDRUFF CURE
خشکی سکری' گرتے بالوں' بالچر کیلئے مفید آئل	50/-	ARNICA HAIR OIL
بالوں کے گرنے کمزور ہونے' گنجا پن وغیرہ میں یہ کورس نئے بال اگاتا اور پہلے بالوں کو مضبوط کرتا ہے-	100/-	FALLING HAIR COURSE

معلومات ادویات ولٹریچر ہمارے سٹاکسٹ یا براہ راست ہیڈ آفس سے طلب فرمائیں-
کیور یٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل گولبازار- ربوہ پاکستان
☎ کلینک: 214606 ہیڈ آفس: 213156 سیلز: 214576

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 61